Department of Islamic Studies Date : 05/06/2021 Time: 12: to 01:
M.A.Islamic Studies Semester-1, Paper- 102

Topic: History of Hadith Compilation

Dr. Mohd Akram Raza

تدوین حدیث کی تاریخ

حدیث کی تدوین: پہلی دوسری اور تیسری صدی ہجری میں صحابہ کرامؓ اپنے شب وروز حضور ﷺ کی صحبت میں گذارا کرتے تھے۔ انہوں نے آپ کی بہت ساری باتوں کو نوٹ کیا اور اور آپ کی حیات طیبہ میں اور اس کے بعد ان احادیث کو بیان کرنا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام سے یہ علم تابعین کو منتقل ہوا۔

ہمیں جن صحابہ علیہم الرضوان سے یہ حدیثیں سب سے زیادہ تعداد میں مل سکی ہیں ان میں حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر بن خطاب، انس بن مالک، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، عبد اللہ بن عباس، جابر بن عبد اللہ، ابو سعید خدری، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر بن عاص، علی المرتضی، اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم شخصیات بہت نمایاں ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت بہت سے صحابہ سے حدیثیں مروی ہیں لیکن ان کی تعداد کافی کم ہیں۔ بعض صحابہ نے ذاتی طور پر احادیث کو لکھ کر محفوظ کرنے کا کام بھی رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں شروع کر دیا تھا۔

صحابہ کرام کے بعد تابعین کا دور آیا۔ تابعین ان لوگوں کو کہتے ہیں جنہوں نے صحابہ کا زمانہ پایا اور ان سے دین سیکھا۔ اگرچہ تابعین حضور ﷺ کے زمانے سے بہت قریب تھے لیکن حضور ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل نہ کر سکے تھے۔ چنانچہ وہ بڑے اشتیاق کے ساتھ صحابہ کرام سے آپ ﷺ کی باتیں سنا کرتے تھے۔ یہی شوق ان کے بعد تبع تابعین، یعنی وہ حضرات جنہوں نے تابعین کا زمانہ پایا اور ان سے دین سیکھا، اور ان

کے بعد کی نسلوں میں منتقل ہوا۔ بہت سے تابعین نے بھی اپنے ذخیرہ احادیث کو تحریری طور پر محفوظ بھی کر لیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ سے حاصل کردہ معلومات کے بیان کا معاملہ انتہائی حساس ہے ۔ایک متواتر اور مشہور حدیث کے مطابق اگر کوئی آپ ﷺ سے جھوٹ بات کو منسوب کر دے تو اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ اس معاملے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے بڑے بڑے صحابہ جیسے سیدنا ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، طلحہ، زبیر، ابو عبیدہ، عباس رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

ایسا ضرور ہوا ہے کہ بعض مواقع پر حضور ﷺ نے بطور خاص یہ ارشاد فرمایا کہ میری ان باتوں کو دوسروں تک پہونچا دیا جائے۔ اس کی ایک مثال حجۃ الوداع کا خطبہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ خطبہ ہم تک معنوی اعتبار سے تواتر سے پہونچا ہے۔ اس کے علاوہ جن صحابہ نے احادیث بیان کرنے کا سلسلہ شروع کیا، وہ ان کے اپنے ذوق، فہم، رجحان طبع اور Initiative کی بنیاد پر تھا۔ احادیث کے معاملے کی اسی حساسیت کی وجہ سے حدیث کو بیان کرنے والے افراد نے یہ اہتمام کیا کہ کوئی حدیث ان تک جس جس شخص سے گزر کر پہنچی، انہوں نے اس کا پورا ریکارڈ رکھا۔

کچھ ہی عرصے میں احادیث بیان کرنے والوں کو معاشرے اور حکومت کی طرف سے غیر معمولی مقام حاصل ہو گیا۔ اس ممتاز طبقے کو محدثین کہا جاتا ہے۔ ان محدثین نے اپنی پوری پوری عمریں حدیث رسول ﷺ کی تعلیم و تبلیغ میں صرف کر دیں ۔